بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۰ نبوت ۱۳۴۵ ہش ۲۶ رجب ۱۳۸۶ھ ۱۰ نومبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۶۱

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی توبہ سے انسان کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں

بشرطیکہ وہ توبہ صدق اور خلوص نیت سے ہو اور اس میں دغابازی کا شائبہ تک نہ ہو

"اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ توبہ سے تمام گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں معاف ہو جاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ توبہ صدق اور خلوص نیت سے ہو اور کوئی پوشیدہ دغابازی دل کے کسی کونہ میں پوشیدہ نہ ہو۔ وہ دلوں کے پوشیدہ مخفی رازوں کو جانتا ہے وہ کسی کے دھوکہ میں نہیں آتا۔ پس چاہیئے کہ اس کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کی جاوے۔ توبہ انسان کے واسطے کوئی زائد یا بے فائدہ چیز نہیں ہے اور اس کا اثر صرف قیامت پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس سے انسان کی دین اور دنیا دونوں سنور جاتے ہیں اور اسے اس جہان اور آنے والے جہان دونوں میں آرام اور خوش حالی نصیب ہوتی ہے۔" (الحکم ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

محترم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۹ نومبر۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت نواب محمد دین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے فرزند اکبر محترم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری مورخہ ۷ نومبر ۱۹۶۶ء بروز دوشنبہ دس بجے قبل دوپہر منٹگمری میں بعمر ۷۰ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا جنازہ آپ کے بھائی چوہدری محمد سعید صاحب اور خاندان حضرت نواب محمد دین صاحب رض کے دیگر افراد ۷ء ۸ نومبر کی درمیانی رات ۲½ بجے منٹگمری سے بذریعہ موٹر کار ربوہ لائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۸ نومبر کو نماز عصر کے بعد مسجد مبارک کے شرقی میدان میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ نماز کے بعد حضور نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ بعدہ جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر محترم چوہدری صاحب مرحوم کی نعش کو عصر کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے قطعہ صحابہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی بہشتی مقبرہ میں تشریف لا کر تدفین میں شرکت فرمائی۔ اور قبر تیار ہونے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہی دعا کرائی۔

محترم چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام میں شمولیت کا فخر حاصل تھا آپ ۱۹۰۶ء میں

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۹ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ لاہور۔ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے رفتہ رفتہ اچھی ہو رہی ہے۔ درد میں بھی کافی افاقہ ہے۔ لیکن کمزوری کی وجہ سے صحت کی ترقی کی رفتار بہت کم ہے۔ احباب توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○ ربوہ ۹ نومبر۔ مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب صدر محلہ دار الصدر جنوبی کا کل فضل عمر ہسپتال میں اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ اپریشن کے بعد کی کمزوری اور کسی قدر بے چینی سی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعا کریں۔

چندہ وقف جدید جلد بھجوائیں

حضرت امیر المومنین کے خطبات جمعہ فرمودہ ۷/۱۰/۶۶ و ۴/۱۱/۶۶ کی تعمیل میں جملہ امرا و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ بچوں کے وعدہ جات اور چندہ وقف جدید جس قدر جلد ممکن ہو سکے بھجوا دیں۔

(۲) وقف جدید سال نہم مورخہ ۳۱/۱۲/۶۶ کو ختم ہو رہا ہے۔ تمام جماعتیں بقیہ چندہ وصول فرما کر دسمبر تک داخل خزانہ کروا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اللہ

بقایا جات کی فہرستیں اور چٹھیاں جماعتوں کو بھجوائی جا رہی ہیں (ناظم مال وقف جدید)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب کی اطلاع کے لئے حضور کی ڈاک کا پتہ درج ذیل ہے۔

۱۶ نومبر ۱۹۶۶ء تک
محمد آباد اسٹیٹ براستہ ٹالہی
ضلع تھرپارکر
تارگھر نبی سرروڈ

(۲) ۱۷ نومبر تا ۲۳ نومبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل پتہ ہو گا
معرفت المختار لمیٹڈ۔ بنگال ہاؤس
پوسٹ بکس نمبر ۹۰ ہیرس روڈ کراچی
(پرائیویٹ سکرٹری)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ رنومبر ۱۹۶۶ء

اتحاد بین الفرق کا واحد اصول

جمعیۃ اتحاد العلماء اسلام مودودی صاحب کی جماعت کے علماء کی ایک تنظیم ہے جس کے کرتا دھرتا مولوی گلزار احمد ہیں۔ ایک پُر تکلف چائے کی دعوت میں جو مودودی صاحب کے ۱۶-اے ذیل میں دی گئی۔ مولوی گلزار احمد نے جمعیۃ اتحاد العلماء اسلام کے دو تین مقاصد مودودی صاحب کی درخواست پر (؟) حسب ذیل بیان کئے۔

(۱) ۳۲ علماء کے ۲۲ نکاتی اصول اتحاد پر تمام مکاتیب فکر کے علماء کو اکٹھا کرنا

(۲) اندرون ملک اور بیرون ملک میں ابھرتے ہوئے فتنوں۔ کمیونزم، سوشلزم عیسائیت۔ اباحیت۔ قادیانیت اور دہریت کے مقابلہ کے لئے تیار کرنا۔

(۳) اکابر علماء کی نگرانی میں اسلامی قوانین مدون کرنا۔

مولانا مودودی فرمانے لگے "اپنی جمعیت کا ایک مختصر تعارف مجھے دیجئے تاکہ سعودی عرب میں اس کی اشاعت کا میں انتظام کر سکوں"۔

(ایشیا ۱۰/۶۶ ۳۱ ص ۱۶)

۲۲ نکات اتحاد تو ہمارے سامنے نہیں ہیں۔ اس لئے ان کے متعلق تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ دوسرا مقصد ضرور قابل غور ہے۔ جن فتنوں کے مقابلہ کے لئے یہ علماء تیار کئے جا رہے ہیں۔ ان میں ایک فتنہ ان لوگوں کے نزدیک "قادیانیت" بھی ہے۔ مودودی صاحب سعودی عرب میں اس کی اشاعت کرنا چاہتے ہیں۔

ایک طرف تو یہ لوگ تمام مکاتیب فکر میں ۲۲ نکاتی اصول اتحاد پیش کر رہے اور دوسری طرف یہ لوگ اس واحد جماعت کو جو تمام دنیا میں اشاعت اسلام کے لئے جہاد کر رہی ہے فتنہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں جو اصول اتحاد پیش کیا گیا ہے اس کے مطابق تو اہل کتاب چھوڑ تمام دنیا کے مذاہب کے ساتھ مسلمان اتحاد کر کے دنیا میں امن کی فضا کے قیام کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔ مگر یہ لوگ ہیں کہ مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت کو جو اللہ اور اس کے رسول کے دین کی اشاعت کا کام بڑی کامیابی کے ساتھ دنیا میں سرانجام دے رہی ہے۔ جو قرآن کریم کے تراجم یورپی اور افریقی زبانوں میں شائع کر رہی ہے جس نے کفر گڑھوں میں مساجد تعمیر کر کے لا الٰہ الا اللہ کی آواز بلند کر رکھی ہے۔ یہ دیندار کہلانے والے علماء اس کے درپے اپنے ہی ملک میں نہیں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی درپے ہونے کے لئے کمریں کس رہے ہیں نہ

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

ایسے ہی خود پسند عقلمند لوگوں نے مسلمانوں کو اس حالت زار تک پہنچایا ہے۔ کہ آج دنیا کی تمام کافرانہ طاقتیں ان کا نام و نشان مٹانے کے لئے تُل گئی ہیں۔ مسلمانوں کی چند گزشتہ صدیوں کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ تباہی کا راز ان خانہ جنگیوں ہی میں مضمر ہے جو عالم اسلام میں حکومت اور علم کی سطح پر ہوتی رہی ہیں۔ سوال ہے کہ جن لوگوں کی ذہنیت ہی تفرقہ پیدا ہوئی ہے۔ اور جو اپنے کام کا آغاز ہے۔ نا اتفاقی کے اصول پر کرتے ہیں وہ ۲۲ چھوڑ ۲۲ ہزار نکاتی اصول اتحاد بھی گھڑیں اس کا نہ صرف کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ بلکہ تفرقہ کی باہمی خلیجیں اور بھی وسعت پذیر ہوتی جائیں گی۔ آج اتحاد کا صرف ایک اصول تسلیم کر لیا جائے تو بہت سی تیں ہیں اور دور تو کم ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا اور رسول کو ماننے والے تمام فرقوں کے وجود کو تسلیم کر لیا جائے۔ اس بارے میں ماہنامہ الرحیم کے ایک مضمون کا ایک اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ فھو ھذا۔

"...... دوسری چیز کا اثبات ضروری ہے۔ وہ پاکستان میں مسلمانوں کے جو مختلف مذہبی فرقے موجود ہیں ان کا وجود ہے۔ یہ فرقے یہاں ہیں اور اگر بحث و مناظرہ سے ان کا ختم کرنا ممکن ہوتا تو اب تک وہ ختم ہو چکے ہوتے ان فرقوں کا وجود ہمیں تسلیم کرنا ہوگا۔ اور پاکستان کی ملت میں انہیں وہ حیثیت دینا ہوگی۔ جس کے وہ اپنی تعداد اور دوسرے اثر و رسوخ کی بناء پر مستحق ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ باہم فکر و بحث کا دروازہ ہی بند کر دیا جائے۔ اور مذہبی معاملات میں سرے سے اختلاف آراء ہی نہ ہو...... یہ زمانہ تو خاص طور سے پُر امن بقائے باہمی کا ہے۔ اور حالات ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور سوویٹ یونین ایسے ملکوں کو جن کے نظام بنیادی طور سے ایک دوسرے کی ضد ہیں مل جل کر رہنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ تو مسلمانوں کے مختلف فرقے جن کے بنیادی عقائد ایک ہی ہیں کیوں باہمی منافرت اور کشمکش کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ ہر فرقہ دوسرے فرقہ کے وجود کو تسلیم کرے۔ اسے حقیقت واقعی مانے اور یہ نہ ہو جیسا کہ عام طور سے آج کل دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض فرقے دوسروں کو حرف غلط سمجھتے ہیں۔ جن کا مٹانا ان کے نزدیک اہم ترین دینی فریضہ ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد میں

ہر وقت رہا جو کہ ثنا خوانِ محمدؐ
اللہ رے وہ طوطیٔ بستانِ محمدؐ

ہیں اور بھی دنیا میں ثنا خوانِ محمدؐ
لیکن وہ کہاں اور کہاں شانِ محمدؐ

یہ وہ ہیں کہ بھیجا ہے سلام آکو نبیؐ نے
آؤ ادھر اے حلقہ بگوشانِ محمدؐ

پایا ہے نبوت کا مقام آپ نے بیشک
اللہ کی رحمت سے یہ فیضانِ محمدؐ

کیا کیا نہ مصائب سے پڑا آپ کو پالا
چھوڑا نہ مگر ہاتھ سے دامانِ محمدؐ

لاریب زمانہ پہ کیا آپ نے ثابت
شاہوں سے بھی افضل ہیں گدایانِ محمدؐ

دنیا پہ برسنے لگے انوارِ الٰہی
جس وقت کہ دیکھا رُخِ تابانِ محمدؐ

خورشیدِ قیامت کا ہے خوف نہ باقی
مل جائے اگر گوشۂ دامانِ محمدؐ

محمود دلِ زار کی بس ہے یہ تمنا
کرتا رہوں مَیں مدحِ غلامانِ محمدؐ

[illegible]

مسجد اقصٰے کی بنیاد رکھنے پر

آج نخلِ نیا ہے جو لگا
کل کو ہم اس کا پھل بھی چکھیں گے
تم نے رکھی ہے اینٹ مٹی کی
ہم بھی مسجد کی اینٹ رکھیں گے

— منیب

خلافتِ ثالثہ کا پہلا مُبارک سال

خدمتِ اسلام اور جماعت کی تربیت و استحکام کے عظیم الشّان منصُوبے اور ان کی غیر معمولی کامیابی

(مکرم (میاں) محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے (۹۔ نومبر کو) ایک سال کا عرصہ ہو جاتا ہے۔ ایک سال کا عرصہ قوموں کی تاریخ میں محض ایک ثانیہ کی حیثیت رکھتا ہے جس میں کسی دور کی کامیابی کی گہرائیوں کا صحیح اندازہ کرنے کی کوشش کرنا قبل از وقت سمجھا جاتا ہے" تاہم صحبتِ امروزہ میں عرصہ زیرِ نظر پر ایک نظر محض اس خیال سے ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ ایسا کرنے سے ایک مرتبہ پھر یہ واضح کرنے کا موقعہ مل جائیگا کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ بظاہر بناتا تو وہ اپنے بندوں کے ذریعہ ہی ہے۔ لیکن وہ جس کو اس منصب پر فائز ہونے کی سعادت بخشتا ہے۔ اس کی رہبری اور رہنمائی خود فرماتا ہے اور اس کی صلاحیتوں اور استعدادوں کو اجاگر کرکے۔ انہیں اپنی برگزیدہ جماعت کے استحکام اور اسلام کی ترقی کا زینہ اور ذریعہ بنا دیتا ہے اس لئے اگر اس کے عہد میں جماعت کا قدم بحیثیت مجموعی ہمہ جہتی ترقی کی طرف اٹھ رہا ہو اور جماعت میں قربانی اور ایثار کا جذبہ اور فدائیت کی روح بیدار اور فعال ہو تو یہ امر اس کی خلافت کی صداقت اور حقانیت کی دلیل ہوگا اور اس عقیدہ کا بیّن ثبوت کہ خلیفہ کا انتخاب الٰہی منشاء کے عین مطابق ہوتا ہے۔

اس تمہید کے بعد اب ذیل میں مختصر طور پر حضور کی سال بھر کی بعض تحریکات کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں سے اکثر تو وہی ہیں جو حضور نے حضرت مصلح موعودؓ کے عہدِ مبارک سے ورثہ میں پائیں اور ان کی توسیع اور تکمیل کی توفیق پانا حضور اپنے لئے سعادت کا موجب سمجھتے ہیں۔ بعض پروگرام اور منصوبے نئے ہیں جن کو حضور نے جماعت کے سامنے گزشتہ سال پیش فرماتے ہوئے اس حقیقت کو واشگاف کیا ہے کہ اس سلسلہ کے لئے ترقی مقدر ہے۔ اس کے نظام کی بنیادیں گہری اور مضبوط ہیں اور اسلام کی اشاعت اور مقبولیت عنقریب عالمگیر حیثیت حاصل کرنے والی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

جماعتی تربیت

خلیفہ کا پہلا کام اپنے متبعین میں تقوٰے و طہارت پیدا کرنا۔ ان کی دینی اور روحانی حالت کو نہ صرف برقرار رکھنا بلکہ اس کو بہتر بنانا ہے۔ اپنے منصب کے اس اہم فرض کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے حضور نے جماعت کو عقائد کے لحاظ سے مضبوط کرتے ہوئے انہیں جماعتی نظام میں مربوط اور منضبط ہونیکی ضرورت کی طرف توجہ دلائی اور احمدی دوستوں کو صحیح رنگ میں احمدی بنانے کا اہتمام کیا۔ مرکز میں اپنی ذاتی نگرانی میں علماء کرام کو علمی تقاریر کرنے کی سہولت فراہم کی جس سے معلمین اور متعلمین دونوں فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان میں تحقیق کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایسے افراد اور جماعتوں کو جو کسی وجہ سے کسی حد تک مرکز اور نظامِ سلسلہ سے دُور ہو چکے تھے ان کو بزرگان اور مربیانِ سلسلہ کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا انتظام فرمایا اور ان کو صحیح رنگ میں نمازی بنانے کا بیڑا اٹھایا اس طرح قرآنی اصطلاح میں یزکیھم والا فرض پورا ہوا۔ پھر ان کو کتاب اور حکمت سکھانے کے لئے (یعلّمھم الکتاب والحکمۃ) قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کی تلقین کی تلقین ہی نہیں بلکہ ایسا کرنے کی حکمت سمجھائی۔ خطبات میں اس کو بار بار واضح کیا۔ جس سے احبابِ جماعت کو یہ معلوم ہوگیا کہ سب سے بڑا فرض جو ہم پر عائد ہوتا ہے وہ قرآنِ کریم کی خدمت کرنا ہے۔ حضور ماشاء اللہ قرآن کریم کے حافظ بھی ہیں اور قرآن کریم کے مطالب اور معانی پر عبور رکھتے ہیں۔ گویا حضور کا "اوڑھنا بچھونا" ہی قرآن ہے۔ اور یہی کیفیت حضور جماعت کے افراد میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے حضور نے "عارضی وقف" کی تحریک جاری فرمائی جس کے ماتحت افرادِ جماعت خدا تعالیٰ کی راہ میں حسبِ توفیق دو ہفتے یا اس سے زیادہ کا وقت صرف کرتے ہیں اور اپنے گھروں سے اپنے خرچ پر باہر جاکر دوسروں کو قرآن کریم پڑھانے کی خدمت بجا لاتے ہیں۔ اس سے جماعت کی تربیت ہوتی ہے اور جماعت کے ایسے افراد میں جو عرفاً زیادہ پڑھے لکھے نہ بھی ہوں خود اعتمادی کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم کا علم اور نور پھیلتا ہے۔ افرادِ جماعت بشاشتِ قلب سے اس مبارک تحریک میں شریک ہو رہے ہیں۔

قرآنِ کریم کی اشاعت

حضرت مصلح موعودؓ نے قرآنِ کریم کا اردو میں ایک معیاری اور مستند ترجمہ شائع فرمایا تھا جس کی عبارت نہایت سلیس اور مربوط تھی۔ ایک عرصہ سے کتابت کی بعض غلطیوں کو دُور کرکے اس ترجمہ کو جس کا نام "تفسیر صغیر" تھا۔ دیدہ زیب اور جاذب نظر انداز میں چھپوانے کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی تاکہ قرآن کریم کا باطنی حسن۔ ظاہری حسن کے ساتھ مل کر اس کی شان کو دوبالا کرسکے۔ حضور نے اس ضرورت کو پورا کرکے جماعت پر ایک بہت بڑا احسان فرمایا اور "تفسیر صغیر" کو اپنی ذاتی کاوش اور محنت سے دیدہ زیب صورت میں پیش کرنے کا سامان پیدا فرما دیا۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

انتظامی امور

پہلی بار صدر انجمن احمدیہ کے قواعد ۱۹۳۸ء میں طبع ہوئے تھے اس کے بعد ان میں متواتر ترامیم ہوتی رہیں۔ اور مطبوعہ قواعد کی شکل بدلتی رہی۔ ایسے فیصلہ جات کو جو مشاورت اور صدر انجمن احمدیہ میں قواعد کا رنگ رکھتے تھے یکجا کرنے کی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس ہو رہی تھی۔ حضور نے جو انتظامی اعتبار سے نظامِ سلسلہ کے سربراہ ہیں اس غرض کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل کی جسکے صدر چوہدری فضل احمد صاحب اور سیکرٹری چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر نامزد ہوئے۔ اس کمیٹی نے جس میں بیرونی جماعتوں کے تجربہ کار اور مخلص خدام بھی شامل تھے حضور کی ذاتی نگرانی میں محنتِ شاقہ سے قواعد کو ازسرِ نو مرتب کیا اور ان مروجہ اور منظور شدہ قواعد کی پہلی جلد جو صدر انجمن احمدیہ کے دستورِ اساسی اور مقامی انجمنوں کے فرائض و اختیارات پر مشتمل ہے۔ حال ہی میں منصۂ شہود پر آئی ہے۔ صدر انجمن کے ذکر کے سلسلہ میں اس امر کا اظہار بھی بے محل نہ ہوگا کہ اس انتظامی خلاء کو پُر کرنے کے لئے جو حضور کے منصبِ خلافت پر فائز ہونے کی وجہ سے بعض شعبہ میں پیدا ہو گیا تھا حضور نے صدارت صدر انجمن احمدیہ (جس سے آپ سبکدوش ہوئے) کے منصب پر حضرت مولوی محمد دین صاحب کو (جو اس وقت سلسلہ کے قدیم ترین مخلص اور قابلِ قدر خادم ہیں) اور کالج میں خالی ہو جانے والی پرنسپل شپ پر محترم قاضی محمد اسلم صاحب کو مقرر فرمایا اور نظارت درویشاں کی نگرانی جامعہ احمدیہ کے جواں سال و مستعد پرنسپل محترم میر داؤد احمد صاحب کے سپرد فرمائی۔ اپنے اپنے دائرہ عمل میں یہ تینوں موزوں ترین تقرریاں ہیں۔

مالی امور

(۱) صدر انجمن احمدیہ کے محاصل

خذ من اموالھم ۔۔۔

خلافت کے منصبِ جلیلہ پر فائز ہوئے ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ حضور نے محسوس کیا کہ صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ بجٹ مالی سال کے آخر تک پورا نہیں ہوگا جب تک حضور خود اس کی طرف ذاتی توجہ نہ

دیں گے۔ صدر انجمن احمدیہ کے عام محاصل جن سے سلسلہ کا کاروبار چلتا ہے ۳۱؍ مارچ تک تدریجی خرچ کی نسبت سے بہت کم وصول ہوئے تھے مگر حضور کی توجہ، انفرادی تحریک اور نگرانی کے طفیل۔ جماعت ہائے احمدیہ نے محض ایک مہینہ کے قلیل عرصہ میں تیس اپریل تک بجٹ کو نہ صرف پورا کر دیا بلکہ جماعت نے حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مجوزہ اور مطلوبہ بجٹ سے ایک لاکھ سے بھی زیادہ روپیہ فراہم کر دیا اور یہ امر جماعت کی حضور سے عقیدت و فدائیت اور اپنے اموال کو خدا کی راہ میں قربان کر دینے کے جذبہ کا ایک اور ثبوت ہے۔

(۲) فضلِ عمر فاؤنڈیشن

اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا اور اسے ادیانِ عالم پر غالب کر دکھانا ہمارے سلسلہ کا نصب العین ہے۔ یہ عارضی انتظام نہیں بلکہ ایک مستقل پروگرام ہے جو کثیر اخراجات کا متقاضی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے عہدِ مبارک میں اس سلسلہ میں بعض تحریکات کا اجراء فرمایا تھا جن کے نتیجہ میں بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام ہو رہی ہے۔ بیسیوں احمدیہ مشن قائم ہیں اور دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہو رہے ہیں۔ ان مبارک کاموں کو قائم و دائم رکھنا جماعت کا فرض ہے۔ اس فرض کی بجا آوری اور اس کے متعلق اپنی ذمہ داریوں سے کما حقہٗ عہدہ برا ہونے کی غرض سے حضور نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی۔ اس تحریک کا آغاز جلسہ سالانہ پر کیا لیکن اس کو باقاعدہ اور آخری شکل مجلس مشاورت کے موقع پر دی گئی۔ حضرت فضلِ عمرؓ کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے بھلا اس سے بڑھ کر اور کونسی تحریک ہو سکتی تھی۔ جس کے ذریعے سے تبلیغِ اسلام بھی ہوتی رہے اور جماعت کے پاس اس قدر رقم بھی موجود رہے کہ اس کے نفع سے ہی وہ تمام نیک اور مبارک کام چلتے رہیں، جن کو حضرت مصلح موعودؓ نے جاری فرمایا تھا۔ اس سلسلہ میں حضور نے اپنے عہد کے پہلے جلسہ سالانہ پر جماعت کو پچیس لاکھ روپیہ جمع کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ لیکن جماعت کی اپنے اس محسن اور مبارک وجود یعنی حضرت مصلح موعودؓ سے عقیدت کا یہ عالم ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی زبان میں اسقدر تاثیر اور برکت ہے کہ اس تحریک میں اس وقت تک ہی تیس لاکھ سے زیادہ کے وعدے آ چکے ہیں۔

تحریکِ جدید اور تبلیغِ اسلام

اللہ تعالےٰ کے فضل سے سال گزشتہ میں تحریکِ جدید کے زیرِ اہتمام حضور کے عہدِ مبارک میں تعلیمی اور تبلیغی میدان میں بھی خاصی وسعت پیدا ہوئی۔ سیرالیون میں باجے بو کے مقام پر سیکنڈری سکول کا اجراء ہوا۔ سالٹ پانڈ میں مشنری ٹریننگ کالج اور سابقہ فرنچ گنی کے بارڈر پر ممبوٹو کے مقام پر بھی ایک اور سکول جاری ہوا۔ تعلیمی اور تبلیغی میدان میں اس ترقی کے علاوہ جماعتی ترقی بھی ہوئی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے گیمبیا میں ایک اذلیقن احمدی دوست گورنر جنرل کے عہدہ جلیلہ تک پہنچے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے وقت میں اس طرح پورا ہوا کہ ان گورنر جنرل صاحب نے حضور کی خدمت میں لکھ کر درخواست بھجوائی کہ حضور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی کپڑا تبرک کے طور پر بھجوائیں۔ اور حضور نے ازراہِ شفقت اسے شرفِ قبولیت بخشا۔

تحریکِ جدید کا مالی جہاد

چندہ "تحریک جدید" ایک مستقل چندہ کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ ہر سال چونکہ سلسلہ کی مساعی اور مشنز میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور ضروریات بڑھتی رہتی ہیں اس لئے ہر سال پچھلے سال کی نسبت زیادہ روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ سال چار لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کے وعدہ جات وصول ہوئے تھے لیکن دیگر بعض ہنگامی تحریکات کی وجہ سے امسال اس مستقل اور مفید ادارہ کی آمد کا گرنا ناگزیر معلوم ہو رہا تھا۔ حضور نے اس خدشہ کو محسوس کرتے ہوئے اس تحریک کی طرف اپنے ایک حالیہ خطبہ جمعہ میں ایسے مؤثر انداز میں متوجہ کیا جس سے اس کی روحانی اقدار اجاگر ہو گئیں۔ اور جماعت میں اس جہاد میں شریک ہونے بلکہ سابقت لے جانے کی روح بیدار ہوئی۔ پھر اسی روز حضور نے مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع پر جماعتوں کو ازراہِ شفقت از خود وعدہ جات لکھوانے کا موقع عطا فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے حضور کی ذات میں اس قدر جاذبیت اور دوستوں میں اس قدر فدائیت و للہیت کر رکھی ہے کہ صرف دو گھنٹوں کے اندر اندر حضور کی اس مبارک تحریک پر حضور کی خدمت میں مخلص افراد اور جماعتوں نے تقریباً سوا پانچ لاکھ کے وعدے لکھوا دئے۔

یہ تو صرف وہ مالی تحریکیں ہیں جن کے تقاضے پورا کرنے کا تعلق مردوں کے ذمہ تھا۔

احمدی مستورات کی عدیم المثال قربانی

دو سال ہوئے لجنہ اماء اللہ نے سابقت کر کے حضرت سیدہ ام متین سلمہا ربہا کی قیادت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی باون سالہ خلافت کی یاد میں یورپ میں ایک اور مسجد تعمیر کروانے کا بیڑا اٹھایا۔ (اس سے پہلے احمدی مستورات خالص اپنے چندہ سے لندن اور ہیگ میں مساجد بنوا چکی ہیں) زیرِ تعمیر مسجد کے لئے ساڑھے تین لاکھ سے زیادہ کے وعدے وصول ہو چکے ہیں بلکہ تین لاکھ سے زیادہ کی وصولی بھی ہو چکی ہے۔ احمدی مستورات کی بیداری اور ایثار کے جذبہ کا اس امر سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عورتوں کی اس تحریک میں وعدہ جات اور ادائیگی کا تناسب جماعت کے مردوں کی ہر دوسری تحریک کی نسبت سے کہیں زیادہ ہے۔ اس مسجد کا سنگِ بنیاد حضور کے عہد میں ہی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب رکھ چکے ہیں۔ الحمد للہ۔

وقفِ جدید اور اطفال و ناصرات

حضرت مصلح موعودؓ کی جاری کردہ تحریک وقفِ جدید میں گزشتہ سال ایک لاکھ ستر ہزار کے خرچ کے مقابلہ میں ایک لاکھ تیس ہزار کی آمد ہوئی۔ اور اس لحاظ سے یہ ادارہ چالیس ہزار کے خسارہ میں ہے۔ جماعت کے مردوں کی مالی قربانی کی استعداد اور عورتوں کے ایثار کا تو ذکر کیا جا چکا ہے۔ یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ جماعت کی اکثریت غریب طبقہ (لیکن امیر دل) احباب پر مشتمل ہے۔ اور اگرچہ مخلصین کسی بھی مالی قربانی سے گریز نہیں کرتے لیکن بہر حال ہماری استعدادیں محدود اور ذرائع آمد متعین ہیں۔ وقفِ جدید کی اس سالانہ کمی کو پورا کرنے کے لئے حضور نے جماعت کے بچے اور بچیوں کو اس قربانی کے لئے منتخب فرمایا۔ (اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ) اس تحریک سے دو مقاصد حاصل ہو گئے۔ کمی پورا ہونے کی صورت بھی نکل آئی اور بچوں کی تربیت اور ان میں قربانی کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کا اہتمام بھی ہو گیا۔ آج کے بچے کل کے جوان ہیں۔ انہیں آج ہی اپنی پوزیشن اور ذمہ داری کا احساس ہو جائے تو آئندہ سلسلہ کی تحاریک کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں گی۔ بچے اس پچاس ہزار کی تحریک پر والہانہ لبیک کہہ رہے ہیں۔ گویا حضور نے خدام الاحمدیہ کو تحریک جدید دفتر سوم کے لئے (یعنی ان نوجوانوں کو جو ابھی حال ہی میں برسرِ روزگار ہوئے ہیں) اور ہر چھوٹے بچے اور بچی کو "وقفِ جدید" کے لئے منتخب فرما کر عملاً جماعت کے ہر فرد کو خواہ وہ بچہ ہو یا بوڑھا اسلام کے مالی جہاد میں سمو لیا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ کسی کام کا کامیاب آغاز اس کے تکمیل پا جانے کی ضمانت ہے۔ اسکے مطابق اللہ تعالےٰ کے فضل سے محض ایک سال کے عرصہ میں ہی حضور نے جماعت کو جس نہج پر چلا دیا ہے ان میں مالی قربانی کے جذبہ کو ابھار کر مختلف منصوبوں اور تحریکوں کو کامیابی کی راہ پر ڈال دیا ہے۔ جماعت میں عام بیداری اور روحانیت پیدا کر دی ہے۔ اندرونی طور پر جماعت کو زیادہ منظم اور مستحکم کر کے انہیں قرآن اور اسلام کی خدمت پہ لگا دیا ہے اور وہ اب اپنے پیارے امام کی ڈھال کے نیچے اسلام کی خاطر وقت و مال بلکہ ہر قسم کی قربانی کرنے پر کمربستہ ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔

حضور نے خلافت پر فائز ہوتے ہی اللہ تعالےٰ سے ایک نشان مانگا تھا اور یہ نشان قبولیتِ دعا کا معجزہ تھا۔ جماعت کے وہ افراد جنکو حضور کی خدمت میں دعا کیلئے لکھنے یا زبانی عرض کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے وہ سب اس امر کے گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی ہر دعا اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا رنگ اختیار کر چکی ہے اور جماعت حضور کی ہر تحریک پر جس طرح والہانہ طور پر لبیک کہتے ہوئے حضور کے اشارہ پر سلسلہ کی ہر ضرورت کو پورا کر رہی ہے اس سے حضور کے اس قول کی صداقت کی گہرائی کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا مجھ سے وعدہ ہے کہ وہ میرے ذریعہ سے سلسلہ کی ہر مالی ضرورت پوری فرمائے گا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ولادت

برادرم مکرم بشیر احمد صاحب شاہد (شاہد کلاتھ ہاؤس غلہ منڈی ربوہ) کو اللہ تعالیٰ نے دو بچیوں کے بعد پہلا بچہ عزیز ۳۰۔ ۳۱؍ اکتوبر ۶۶ء کی درمیانی شب عطا فرمایا ہے نومولود محترم چوہدری محمد نذیر صاحب کا پوتا ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی دے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ (حمید الدین)

حضرت ڈاکٹر گوہر الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب)

آج شام جبکہ میں نیم جان سے بھی کم جان تھا میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر محمد احمد سلمہٗ نے مغرب کی نماز کے بعد مسجد سے آکر نہایت سہمی ہوئی اور پُر درد آواز سے انا للہ پڑھتے ہوئے مجھے حضرت ڈاکٹر گوہر الدین صاحبؓ کے جنازہ کے باہر سے لائے جانے اور نماز جنازہ کے پڑھے جانے کی اطلاع دی اور کہا کہ میں خوش قسمت تھا کہ مجھے ان کا جنازہ پڑھنے اور چہرہ دیکھنے کی توفیق ملی ہے میں نے عزیزہ کو کہا کہ واقعی یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تمہیں ایسی بزرگ ہستی کا جنازہ پڑھنے اور چہرہ مبارک دیکھنے کی توفیق ملی اور میں نے عزیز کے شامل جنازہ ہونے کو اپنی بھی خوش قسمتی محسوس کی کہ میں جو آجکل اپنی ٹانگوں پر کھڑا ہونے کی بھی سکت نہیں رکھتا اپنے پیارے بھائی گوہر الدین کی آخری خدمت سے محروم رہتا اگر میرا عزیز نماز جنازہ میں شرکت نہ کرتا اس افسوسناک خبر کے دینے کے بعد عزیزم دوبارہ تدفین کی تکمیل کے لئے مقبرہ بہشتی چلے گئے اور میں غم کے گہرے سمندر میں غوطہ زن ہو گیا۔ اس غم کا اندازہ صرف اور صرف میرا پیدا کرنے والا رب اعلیٰ ہی جانتا ہے۔ میری حالت جو موت کو قریب دکھلا رہی ہے مجھے پرانے واقعات کو بر وقت سامنے دکھلا رہی ہے ان واقعات میں سے جو لاتعداد ہیں سب سے اہم واقعہ یا سانحہ غم وہ ہے جو کہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو دیکھنا نصیب ہوا۔ میں آجکل ان گھڑیوں کو یاد کر کے روزانہ چشم پُر آب ہو جاتا ہوں کہ مفارقت حضرت امام مقدس المسیح الموعود والمہدی موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء کا غم تازہ ہو جاتا ہے۔

لیکن عجیب بات ہے کہ تین چار روز سے میری یہ حالت ہو گئی ہے کہ جب بھی نماز کی نیت باندھتا ہوں آنکھوں سے ہاں بڑھاپے کی خشک آنکھوں سے آنسو بہ پڑتے ہیں۔ بلاشبہ یہ آنکھیں بہت دن تک ایک مقدس ہستی کے غم میں آنسو بہاتی رہی تھیں۔ لیکن کمزوری اور بے حالی نے آنکھوں کے پانی کو خشک کر چھوڑا تھا اور روحانی باپ کی جدائی پر ابھی سال پورا نہ گذرا تھا کہ ۷ نومبر کو اپنے پیارے بھائی ہاں دل و جان سے زیادہ عزیز بھائی ڈاکٹر گوہر الدینؓ کی مفارقت کا صدمہ مجھ نیم جان کو آن لگا۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ چند دنوں سے آنکھوں میں از سر آنسو پیدا ہو کر جو بہنے لگ گئے تھے یہ اس حادثہ کی وجہ سے تھے کہ حضرت ڈاکٹر صاحبؓ ۳ نومبر کو فوت ہو چکے تھے اور میرا دل غائبانہ طور پر اپنی پریشانی غم میں مبتلا ہو گیا تھا۔ جس کی شہادت آنکھوں کے آنسوؤں نے دے دی تھی

میں اسجگہ اپنی خوش قسمتی کے پیش نظر ہزار شکر اپنے خالق اور مالک اور حلیم و بصیر کا ادا کرتا ہوں کہ سانحہ عظیمہ وفات حضرت ڈاکٹر گوہر الدین صاحبؓ . . . . کی خبر مجھے باطنی طور پر دی اور اسی نے اپنے فضل سے ہی اپنے عزیز بھائی کی مفارقت کا صدمہ برداشت کرنے کی طاقت بھی مجھے عنایت فرما دی۔

میں جو بستر علالت پر دو ماہ سے لاچار پڑا ہوں اور کھڑے ہونے کی سکت بھی نہیں رکھتا اس سانحہ عظیم کے برداشت کرنے کی قوت نہ رکھتا تھا کہ رات کے پردہ نے پردہ پوشی کر دی اور بیداری کے رنگ میں مبتلا ہو کر بے بس ہو گیا لیکن غم کچھ ایسا نہ تھا کہ چین کی نیند سونے دیتا بار بار جاگ آتی اور دعائے مغفرت کرتا اور پھر خاموش ہو جاتا آخر ۲ بجے شب میرا تمام فکر جاتا رہا اور بیداری نے قبضہ جما لیا نفل پڑھے دعائے مغفرت مانگی مگر تسلی نہ ہوئی۔ آخر نماز جنازہ غائب پڑھنا شروع کر دی تب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے جدا ہونے والے بھائی کے لئے مغفرت کے رنگ میں بے حد آنسو بہانے کی توفیق دی جس کی نظیر مجھے اپنی ذات کے لحاظ بہت کم نظر آتی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ میرے پیارے بھائی کی کس کس خوبی نے میرے دل پر قبضہ کیا ہوا تھا مگر میری تضرعات نے اس کا پورا ثبوت بہم پہنچا دیا کہ میرا پیارا بھائی میرا محبوب بھائی تھا جس کی مفارقت میرے لئے انتہائی صبر آزما تھی۔ میں نے اس غم مفارقت کی تلافی کچھ اس طرح کی کہ نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے درود شریف محبت حقیقی کے ساتھ زیادہ پڑھا گویا اپنے غم میں پیارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پیارے گوہر الدین کے لئے روحانی تحفہ روانہ کروا دیا۔ میں اور یگانگی نماز کے بعد سرور کی ایک حالت میں آگیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ لاچار و بیمار کو زیادہ آزردہ خاطر نہ دیکھنا چاہتا تھا۔

میں آخر پر اپنے پیارے بھائی کو بواسطہ خالق حقیقی دلی سلام بھیجتا ہوں اور میں یقین کی آنکھ سے کہتا ہوں کہ پیارے بھائی! آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام کا حصول مبارک ہو۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؓ اور یہ عاجز ۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۲ء تک میڈیکل بورڈنگ کے ایک ہی کمرہ میں رہائش پذیر رہے تھے اور اکٹھے باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔

قافلہ قادیان میں شامل ہونیوالے اصحاب متوجہ ہوں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قافلہ قادیان جائے گا۔ رمضان المبارک کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۴-۵-۶ر دسمبر مقرر ہوئی ہیں۔ قافلہ کی روانگی انشاء اللہ تعالیٰ لاہور سے بتاریخ ۲ر دسمبر ۱۹۶۷ء گنڈا سنگھ حسینی والا بارڈر کے ذریعہ ہو گی۔ لاہور سے بارڈر تک۔ اور بارڈر سے فیروز پور سٹیشن تک سفر بذریعہ بس ہو گا اور فیروزپور سے بذریعہ ٹرین جالندھر امرتسر ہوتے ہوئے ۳ر دسمبر کو قادیان پہنچیں گے اور قادیان سے ۷ر دسمبر کی شام کو اسی راستہ سے واپسی ہو گی۔ اور حسینی والا گنڈا سنگھ بارڈر پر ۸ر دسمبر کو واپس پہنچیں گے اور وہاں سے بذریعہ بس لاہور آنا ہو گا

جو اصحاب قافلہ میں جانا چاہیں وہ نظارت خدمت درویشاں سے شمولیت کے لئے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنے ضروری مطلوبہ کوائف بھجوا دیں۔ مندرجہ ذیل شرائط بہر حال ضروری ہیں۔ انہیں ملحوظ رکھا جائے۔

۱۔ صرف ایسے احباب درخواستیں بھجوائیں جن کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہو اور وہ ہندوستان کے سفر کے لئے کام آسکتا ہو یا وہ پاسپورٹ جلد بنوا سکتے ہوں۔ نیز وہ پختہ طور پر قادیان جانے کا ارادہ بھی رکھتے ہوں اور بعد میں ارادہ ترک کر کے دفتر کی پریشانی اور ناواجب اخراجات کا موجب نہ بنیں۔

۲۔ اس قافلہ میں صرف وہی اصحاب شامل ہو سکتے ہیں جو تین سال سے قادیان نہیں گئے یعنی ۱۹۶۴ء اور ۱۹۶۵ء میں قادیان نہیں گئے۔

۳۔ درخواست مطبوعہ فارم پر دی جائے اور اس پر پریذیڈنٹ یا امیر مقامی جماعت کی تصدیق درج ہونی ضروری ہے۔

۴۔ چونکہ وہ ایام شدید سردی کے ہوں گے اور سفر بھی لمبا ہے۔ اسلئے اس قافلہ میں مستورات۔ بچے اور ضعیف العمر اصحاب نہیں جا سکتے۔

۵۔ جن احباب کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہے مگر اس میں انڈیا درج نہیں وہ خود اس میں انڈیا درج کروا لیں

۶۔ یہ درخواستیں جلد سے جلد نظارت خدمت درویشاں میں پہنچ جانی چاہئیں۔ کیونکہ وقت تھوڑا ہے لہذا قافلہ میں شامل ہونے والے احباب جلدی کریں

(ناظر خدمت درویشاں)

فوری ضرورت

سکول میں ہفتہ عشرہ تک چار اساتذہ کی ضرورت ہو گی۔ ایک بی۔ ایس۔ سی بی ایڈ۔ اور ایک بی اے بی ایڈ اور دو ایس وی یا او۔ ٹی

تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے مقرر کردہ گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔ سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے اساتذہ فوراً درخواستیں بھجوا دیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ضروری اعلان

مقامی دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی ذاتی تقاریب پر سکول کا سامان از قسم میز کرسی وغیرہ سکول سے مانگ کر شرمندہ نہ کیا کریں۔ سامان جماعتی ملکیت ہے اور سکول کی ضروریات کے لئے مختص ہے۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

چک نمبر $\frac{390}{W.B}$ ضلع ملتان میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۳/۱۰/۶۶ کو جماعت احمدیہ $\frac{390}{W.B}$ کے زیر اہتمام ایک تربیتی اور تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر۔ مکرم عبدالرب صاحب غیرت اور مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد نے تقاریر فرمائیں۔

دوسرا اجلاس رات کو خاکسار ڈاکٹر عبدالکریم امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسول کے موضوع پر تقریر کی۔

بعد ازاں مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریکات پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ احباب جماعت احمدیہ کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی برخاست ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(امیر جماعت احمدیہ ملتان ضلع)

اظہارِ تشکر

(مکرم مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل ربوہ)

محترم بھائی حضرت مولانا جلال الدین شمس رضی اللہ عنہ کی وفات پر پاکستانی اور بیرونی جماعتوں اور احباب کی طرف سے کثرت کے ساتھ قراردادیں اور تار اور خطوط موصول ہوئے۔ ۲۰ اکتوبر کے الفضل میں عزیزم مکرم منیرالدین شمس نے تعزیت پر شکریہ ادا کیا تھا اس کے بعد بھی محترمہ اہلیہ صاحبہ شمس صاحب کے نام اور خاکسار کے نام قراردادیں اور بہت سے خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں سے ہمارے سب خاندان کے افراد اور محترم خواجہ عبیداللہ صاحب سے اظہار ہمدردی اور تعزیت کی گئی ہے۔ خاکسار سب افراد خاندان کی طرف سے سب بھائیوں اور جماعتوں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا کرے۔

۲۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت شمس صاحب کی طبیعت ناساز ہے اس لئے کچھ خطوط کا جواب دیا گیا ہے اور سب کا جواب فرداً فرداً مشکل ہے۔ اس لئے اخبار کے ذریعہ شکریہ قبول فرمایا جائے۔ بہرحال ہم سب تعزیت کرنے والوں کے شکرگزار ہیں۔ اور حضرت رب کریم سے اس کے فضل و کرم کے متمنی ہیں۔

(خاکسار قمرالدین مولوی فاضل ربوہ)

تلاشِ گمشدہ

۱۔ میرا لڑکا مقصود احمد ولد چوہدری محمد صادق سیکرٹری جماعت احمدیہ چک $\frac{89}{D.B}$ تحصیل یزمان ڈاک خانہ خاص مورخہ ۴/۹/۶۶ سے نامعلوم وجوہات کی بناء پر گھر سے غائب ہے۔ اس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ عمر تقریباً چودہ سال۔ رنگ گندمی متعلم جماعت ہشتم چک ۸۸ مڈل سکول۔ پوشاک سفید بوشرٹ۔ سفید پاجامہ پیروں میں ہوائی چپل۔ جسم دبلا قد تقریباً ۴½ فٹ یا ۴¾ فٹ اگر کسی احمدی دوست کو ملے تو اسے اپنے پاس روک کر بندہ کو مندرجہ بالا پتہ پر اطلاع دیں تاکہ بچہ کو آکر لے جاؤں۔ اس کے اچانک گھر سے چلے جانے کے باعث لڑکے کے والدین اور سب عزیز سخت پریشان اور متفکر ہیں اگر یہ اعلان اخبار میں خود پڑھے تو خود گھر چلا آوے اُس سے کسی قسم کی باز پرس نہیں کی جائے گی۔

خاکسار محمد صادق بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک $\frac{89}{D.B}$ سب تحصیل ڈاک خانہ سنڈی یزمان ضلع بہاولپور ۲۰/۱۱/۶۶

شکریہ احباب

میری بھتیجی عزیزہ ممتاز کی وفات پر بہت سے احباب نے تعزیت کے خطوط لکھے ہیں۔ جن کا جواب فرداً فرداً دینا مشکل ہے۔ میں ان چند سطور سے تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام ایسے احباب کو جزائے خیر دے۔

(حکیم مرغوب اللہ۔ شیخوپورہ)

سالِ نو تحریک جدید کے اعلان پر بعض عہدہ دارانِ جماعت کی غیر معمولی جدوجہد

جماعتی وعدے پیش کرنے میں فاستبقوا الخیرات کی تعمیل

بوں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعلان پر اکثر عہدہ داران جماعت نے ارشاد خداوندی فاستبقوا الخیرات کی تعمیل میں اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے مجموعی وعدے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی لیکن بعض عہدہ داران نے اسم وار فہرستیں تیار کرنے میں بھی کمال سبقت کی روح کا مظاہرہ فرمایا۔ ان کے اسماء دعا کی غرض سے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

نام	رقم وعدہ احباب جماعت
۱۔ مکرم چوہدری محمد دین صاحب نور ایم اے سیکرٹری تحریک جدید سرگودھا	۷۳۱۵ــ۰۰
۲۔ مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب قائمقام صدر جماعت چک $\frac{2}{T.D.A}$	۳۴۰ــ۹۳
۳۔ مکرم چوہدری دل محمد صاحب صدر چک $\frac{61}{ب}$ ضلع لائلپور	۱۴۴ــ۰۰
۴۔ مکرم مبارک احمد صاحب قائد انجینئرنگ سکول (گجرات)	۶۷ــ۰۰
۵۔ مکرم عزیز محمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید کیمبل پور شہر	۳۶۵ــ۰۰

ان کے علاوہ اور بھی متعدد نیک مثالیں مشاہدہ میں آئی ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ کسی آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کی جائیں گی۔

(قائمقام وکیل المال تحریک جدید)

دعائے مغفرت و درخواست جنازہ غائب

مکرم حکیم عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل کندھر کوٹ ٹیکسٹ ڈبیک آباد مورخہ ۳۱/۱۰ کو رات کے ۱۲ اور ایک بجے کے درمیان وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی وفات پر بعض مخالفین نے نہایت ہی گرے ہوئے اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ مرحوم کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ۔ بچیوں اور بچوں نے صبر۔ جرأت اور دلیری کا بہت عمدہ نمونہ دکھایا۔ مرحوم کی نعش کو سردست شکارپور میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔ نماز جنازہ میں بہت کم دوست شامل ہو سکے۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ اور جنازہ غائب ادا فرمائیں۔ مرحوم موصی اور بہت مخلص احمدی ہیں۔

(شیخ عبدالرشید شرما۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شکارپور)

درخواستہائے دُعا

۱۔ برخوردار نعیم الرحمٰن سلمہٗ کی بیوی اور میری بہو مورخہ ۹/۱۱ بروز بدھ بذریعہ ہوائی جہاز لندن اپنے شوہر کے پاس روانہ ہو رہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ کریم ان کا حامی و ناصر رہے

شیخ عبدالرحمٰن کھوکھر لنگلوی تحصیلدار دریائے نے ڈی ٹانڈلیانوالہ منڈی ضلع لائلپور

۲۔ خاکسار ایک کیس میں مبتلا ہے باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کی ہمشیرہ کی ہڈی میں شدید تکلیف کی وجہ سے علیل ہے

محمد ظہیرالدین احمد از شیخوپورہ

۳۔ میرے بڑے بھائی حکیم نورعلی خان صاحب محلہ حلقہ سول لائن لاہور آجکل بعارضہ قلب علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں ۔۔۔۔ (بشارت علی خان دواخانہ مفرح حیات دی فلیمنگ روڈ لاہور)

ولادت

میرے داماد عزیزم شوکت محمود کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۴/۱۱/۶۶ بروز جمعۃ المبارک لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم بھائی عبدالستار صاحب بٹ آف بدوملہی کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو زندگی دے کر خادم دین بنائے۔

مجید احمد احمدی گورنمنٹ مینٹل ہسپتال لاہور

گمشدہ چابیاں

میری دو عدد نمبری چابیاں رنگ محل سٹیشن کی طرف جاتے ہوئے گم ہو گئی ہیں جس صاحب کو وہ چابیاں ملی ہوں وہ مجھے پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں

حنیف ظفر۔ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۲۶

میں ناصرہ نزہت بیگم زوجہ محمد سلیم صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ دار بعمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ڈاک خانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶.۹.۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے :۔

۱۔ زیور ۱۔ ہار طلائی ۱/۲ ۱ تولہ
۲۔ کانٹے طلائی ۱ تولہ } کل وزن ۱/۲ ۲ تولہ

قیمت تین صد روپیہ ہے

۲۔ حق مہر مبلغ پانچ صد روپے (۵۰۰/-) جو خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ یہ کل رقم ۸۰۰/- روپے بنتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کر دوں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ (شرط اوّل ۱/- روپیہ)

الامۃ ناصرہ نزہت زوجہ محمد سلیم صاحب محمد آباد سٹیٹ۔

گواہ شد :۔ محمد اکبر افضل ولد سراج الدین وصیت ۱۵۴۶۶ مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد :۔ محمد سلیم خاوند موصیہ ولد محمد شریف محمد آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر۔

مسل نمبر ۱۸۵۲۴

میں رحمت خان ولد نواب دین قوم نگیال پیشہ منشی بعمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن ڈھنڈر کلاں ڈاک خانہ ڈھنڈر کلاں ضلع میرپور صوبہ آزاد جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹.۹.۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میری جائیداد اراضی تعداد ۱/۲ ۲۲ کنال مالیتی ۵۰۰۰/- روپیہ اور مکان مالیتی ۲۰۰۰/- روپیہ ہے اس کے علاوہ میری ماہوار پنشن ۲۰۷ روپے ۲۸ پیسے ہے میں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر میں کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جس قدر میری متروکہ جائیداد ثابت ہو سکے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میری یہ وصیت صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کی تاریخ سے نافذ کی جائے۔

نوٹ :۔ زمین اور مکان کا محل وقوع یہ دونوں موضع ڈھنڈر کلاں تحصیل بھمبر ضلع میرپور آزاد کشمیر میں واقع ہیں :۔ (شرط اوّل تین روپے پچاس پیسے)

العبد :۔ رحمت خان ولد نواب دین قوم نگیال جٹ بمقام و ڈاک خانہ ڈھنڈر کلاں براستہ کوٹلہ گجرات۔

گواہ شد :۔ نذیر احمد ساکن گکھرالی ضلع گجرات۔

گواہ شد :۔ غلام احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گکھرالی ضلع گجرات

مسل نمبر ۱۸۵۲۷

میں نعمت اللہ ولد چوہدری گوندا قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ر ستمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

ایک مکان واقع محلہ دارالیمن ربوہ ۱/۲ ۲ کنال ہے۔ اور اس وقت اس کی قیمت ۲۲۰۰/- دو ہزار دو صد روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں۔ یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

۲۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد بذریعہ تجارت پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۸۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

(شرط اوّل ۲/- روپیہ)

العبد۔ نعمت اللہ ولد گوندا قوم ارائیں محلہ دارالیمن۔ ربوہ

گواہ شد :۔ چوہدری رشید احمد سرور سابق مبلغ مشرقی افریقہ حال محلہ دارالیمن ربوہ

گواہ شد :۔ محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

" ہر چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم کیسی انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں دخل کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔ "

(افسر امانت تحریک جدید)

کھاریاں کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم محمد اشرف صاحب شارک نیوز ایجنسی کھاریاں سے حاصل کریں (مینیجر)

احباب سے ضروری گذارش

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اعلان نکاح اور اعلان ولادت اپنے حلقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت سے بھجوایا کریں۔ براہ راست کسی اعلان کی اشاعت نہ ہو سکے گی۔

(مینیجر الفضل)

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے

(قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

امام کی آواز کے مقابلہ میں افراد کی آواز کوئی حقیقت نہیں رکھتی

امام کی اطاعت میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ النور کی آیت لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فرماتا ہے امام کی آواز کے مقابلہ میں افراد کی آواز کوئی حقیقت نہیں رکھتی تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالےٰ کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اُس پر لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے بلکہ اگر انسان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالےٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے۔ ہمارے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے اس قسم کی مثالیں بھی پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ایسا ہی کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز ... آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور غالباً میر مہدی حسین صاحبؓ اور میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بھی ایسا ہی کیا تھا بعض لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ آیت پڑھ کر انہیں جواب دیا تھا بہرحال نبی کی آواز پر فوراً لبیک کہنا ایک ضروری امر ہے بلکہ ایمان کی علامتوں میں سے ایک بڑی بھاری علامت ہے۔ ...

اللہ تعالےٰ مومنوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے مومنو! اگر کبھی خدا تعالیٰ کا رسول تمہیں بلائے تو اس کے بلانے کو دوسرے لوگوں کے بلانے جیسا مت سمجھو بلکہ فوراً اس کی آواز پر لبیک کہا کرو گویا بتایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ... الگ الگ حیثیتیں ہیں۔ ایک افسر دنیوی ہونے کی اور ایک نبی ہونے کی۔ دنیوی رئیس ہونے کے لحاظ سے بھی اس کے احکام کو ماننا ضروری ہے مگر رئیس دینی ہونے کے لحاظ سے تو اس کی آواز پر لبیک کہنا اور بھی مقدم ہے یہی حکم اپنے درجہ کے مطابق خلیفہ رسول اللہ پر بھی چسپاں ہوتا ہے اور اس کی آواز پر جمع ہو جانا بھی ضروری ہوتا ہے اور اس کی مجلس سے بھی چپکے سے نکل جانا بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے ......

اللہ تعالےٰ اس آیت میں مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ...... احکام کی پوری اطاعت نہیں بجا لاتے اور ذاتی اجتہادات کو آپ کے احکام پر مقدم سمجھتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیئے کہ اس کے نتیجہ میں کہیں ان پر کوئی آفت نہ آجائے یا وہ کسی شدید عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں گویا بتایا کہ اگر تم کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارا کام یہ ہے کہ تم ایک ہاتھ کے اٹھنے پر اٹھو اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جاؤ۔ جب تک یہ روح زندہ رہے گی مسلمان بھی زندہ رہیں گے۔ اور جس دن یہ روح مٹ جائے گی اس دن اسلام تو پھر بھی زندہ رہے گا۔ مگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ ان لوگوں کا گلا گھونٹ کر رکھ دے گا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے انحراف کرنے والے ہوں گے۔"

(تفسیر کبیر
سورہ نور)

محترم شیخ عبدالقادر صاحب کی تشویشناک علالت

ربوہ ۹ نومبر۔ لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ تا حال بے ہوش ہیں البتہ بلڈ پریشر کچھ کم ہوا ہے اور ٹمپریچر نارمل ہے لیکن حالت ابھی خطرے سے باہر نہیں۔ احباب محترم شیخ صاحب کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

محترم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ کی وفات

بقیہ صفحہ اوّل

جب کہ آپ کی عمر صرف بارہ سال کی تھی حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بچپن ہی سے طبیعت نیکی اور دینداری کی طرف راغب تھی چنانچہ نیکی اور اخلاص میں ترقی کرتے چلے گئے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو خدمت سلسلہ کی غیر معمولی توفیق سے نوازا۔ آپ ایک متمول اور خوشحال گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ آپ نے دینداری اخلاص اور خدمت سلسلہ کی خاندانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا بلکہ بفضل اللہ تعالےٰ ہمیشہ پیش پیش ہی رہے ۱۹۲۴ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ویمبلے کانفرنس میں شرکت کی غرض سے انگلستان تشریف لے گئے تو آپ بھی حضور کی معیت کا شرف حاصل کرنے کے لئے اپنے طور پر انہی دنوں انگلستان گئے اور وہاں کے سفروں میں حضور کے ساتھ رہے آپ ایک لمبا عرصہ سے امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ... معارف کتب اور سلسلہ کے دیگر لٹریچر کا کثرت سے مطالعہ فرمایا کرتے تھے۔ انصار اللہ کے سالانہ اجتماعات میں آپ نے متعدد بار ٹھوس علمی تقاریر فرمائیں جو روحانیت سے پُر ہوتی تھیں۔

چار صاحبزادیاں اور تین فرزند آپ کی یادگار ہیں۔ مکرم محمد خالد صاحب آف شاہنواز لمیٹڈ، مکرم محمد نعیم صاحب سی۔ ایس پی اور مکرم لفٹننٹ محمد بشیر صاحب آپ کے فرزند ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم چوہدری صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے۔ اور آپ کو اعلےٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کی اولاد کو آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خدمت دین اور خدمت سلسلہ کی بیش از بیش توفیق سے نوازے۔

آمین اللّٰھم آمین۔

محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب رانجھا کی نعش بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی

ربوہ ۹ نومبر۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب رحمہ اللہ تعالےٰ عنہ کے فرزند اکبر محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب رانجھا ایم ایس سی۔ ڈی۔ ایس سی ریٹائرڈ ڈائریکٹر آف زوالوجیکل سروے حکومت پاکستان کی نعش کو کل بعد نماز ظہر حسب وصیت بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم نے ۶ اور ۷ نومبر ۱۹۶۶ء کی درمیانی رات کو کراچی میں بعمر ۶۰ سال وفات پائی تھی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا جنازہ آپ کے داماد مکرم حمزہ بن عبدالقادر صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ خوراک و زراعت حکومت پاکستان مورخہ ۸ نومبر کو شاہین ایکسپریس کے ذریعہ صبح ۸ بجے کراچی سے لائل پور لائے وہاں سے جنازہ کو ایمبولینس کار میں ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر کے بعد مسجد مبارک کے شرقی حصہ میں محترم چوہدری محمد شریف صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے جنازہ کے ساتھ آپ کی بھی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ بعدہٗ جنازہ کو مقبرہ بہشتی لے جا کر قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

محترم ڈاکٹر رانجھا صاحب مرحوم ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئے تھے چھوٹی عمر میں آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا اور حضور علیہ السلام نے آپ کے سر پر اپنا دست مبارک پھیر کر آپ کو برکت بخشی تھی آپ بہت دیندار۔ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے اور ابتلاء میں ثابت قدم رہ کر ایمان کا ثبوت دینے والے تھے آپ نے دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور بچیوں کو اور دیگر عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور اپنی رضا کی راہوں کی طرف ہدایت کر کے ان پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴